تصریحات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"امن وامان" ___ یعنی توہین صحابہ کیلئے وقت حاصل کرنے کا طریقہ! ___ یہی شاہکار ہے تیرے ہنر کا ___ ؟

بسوں میں ریکارڈنگ ویسے بھی جرم ہے جس کا نوٹس بالکل نہیں لیا جاتا ___ لیکن اس سال محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں اس کا ایک اندوہناک پہلو یہ سامنے آیا ہے کہ دشمنانِ صحابہ نے، اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سب وشتم کے لیے اس کا بے دریغ استعمال کیا، اور بسوں میں جہاں ہر مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے مسافر موجود ہوتے ہیں، ان کے جذبات سے کھیلنے کی مفسدانہ، شرمناک جسارت کی گئی ___ چنانچہ گجرات سے منڈی بہاؤالدین کے روٹ پر چلنے والی ایک بس میں بجملہ دیگر ہرزہ سرائیوں کے یہ شعر بھی سننے کو ملا ؎

غار میں روتا رہا جو موت کے ڈر سے
ہم اس کو پیمبر کا خلیفہ نہیں کہتے

علاوہ ازیں شیعہ مجالس میں جو کچھ بیان کیا جا رہا ہے، اس کا ایک نمونہ حسب ذیل ہے:

"قرآن میں جہاں نیکی کی مثال دی گئی ہے، تو ایک عورت کو اس کا معیار بتلایا گیا ہے، یعنی فرعون کی بیوی آسیہ! ___ اور جہاں برائی کی مثال دی گئی ہے تو وہاں بھی ایک عورت ہی کو اس کا معیار بتلایا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت اگر نیک ہو تو کافر کے گھر میں بھی نیک ہی رہتی ہے ___ اور اگر .... ہو تو پیغمبر کے گھر میں بھی .... ہی رہتی ہے!"

"نقل کفر (اگرچہ) کفر نباشد!" ___ تاہم وہ الفاظ لکھنے کی ہمیں ہمت نہیں پڑی، جو ایک باطنی شخص نے منہ سے نکالے تھے، اس لیے ان الفاظ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے ___ ظاہر ہے، اول الذکر کا نشانہ اگر خلیفۃ الرسول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں تو ثانی الذکر نے اسی صدیق کی بیٹی صدیقہ کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے متعلق ہرزہ سرائی کی ہے۔ ___

صحابہ کرامؓ کا ایمان ہمارے لیے معیار کا درجہ رکھتا ہے، اور ازواج مطہراتؓ امہات المؤمنین ہیں، لیکن اپنے آپ کو مسلمان اور اس سے بھی بڑھ کر "مومن" کہلانے والے اگر ان کی شان میں گستاخی کرتے ہیں، تو ان کی سزا صرف یہی کافی نہیں کہ محرم کے ابتدائی دس دنوں میں وہ خود ہی اپنے آپ کو والہانہ انداز سے پیٹتے اور چھریوں سے اپنے جسموں کا قیمہ کرتے ہیں ــــ اور جب تک وہ اس گستاخی کو اپنا معمول بنائے رکھیں گے یہ سزا انہیں ملتی ہی رہے گی ــــ بلکہ ہمیں یقین ہے کہ آخرت میں بھی ان شاء اللہ اس سلسلہ کی کوئی حسرت ان کے دل میں باقی نہ رہے گی ــــ چار دن کی بات ہے، خدا کے حضور ہم بھی موجود ہوں گے اور یہ "محبان آل بیت" بھی، پھر دودھ کا دودھ، پانی کا پانی الگ ہو جائے گا ــــ البتہ جہاں تک امن و امان کا تعلق ہے، ہمیں تعجب ہے ان لوگوں پر جو ہر سال محرم الحرام کی آمد پر امن و امان بحال رکھنے پر خصوصی زور تو دیتے ہیں، لیکن امن و امان کو تہ و بالا کرنے والے محرکات و عوامل کا سدباب کرنے سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں ــــ ظاہر ہے، روافض کے نزدیک جو حضرات کرام محترم نہیں، مسلمانوں کے دیگر مکاتب فکر کی ان سے عقیدت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ــــ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلفائے راشدینؓ میں سے چوتھا خلیفہ راشد تسلیم کرتے ہیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے دونوں بیٹوں حسنینؓ کا نام بھی وہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بغیر نہیں لیتے اور اولادِ پیغمبر کی حیثیت سے ان کی انتہائی عزت و تکریم کرنے بلکہ اسے جزو ایمان خیال کرتے ہیں ــــ لہٰذا اس فساد کے محرکات یک طرفہ ہیں، ہاں اگر یہ بات کا فرق ہے کہ ہم یہ بھی دشمنان صحابہ کی اپنی ذات تک محدود ہوتا ہے، لیکن ان کے برعکس دیگر جملہ مسلمانوں کے جو پیچھے پڑے ہیں، وہ ان کے متعلق کوئی ایسی ویسی بات کہہ کر اپنے دین و ایمان کے دشمن کیوں نہیں گے؟ ــــ پس اگر حکومت عامۃ المسلمین کے جذبات کا خیال نہیں رکھ سکتی اور ان کی قابل احترام بلکہ قابل فخر ہستیوں کو روافض کی ہرزہ سرائی اور بیہودہ گوئی کا نشانہ بننے سے نہیں روک سکتی تو اس سے امن و امان کی بحالی کے بیان داغنے کی منطق ہماری سمجھ میں نہیں آتی ــــ

اور یا تو وہ امن و امان کا نام ہی لینا چھوڑ دے، پھر جو ہو سو ہو ــــ اور یا پھر اگر امن و امان سے اسے واقعی دلچسپی ہے تو اہل سنت کے جذبات کو مجروح کرنے والی ان کارروائیوں کا قلع قمع کر کے اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کے احساس کا ثبوت فراہم کرے، ورنہ اگر کوئی آتش فشاں پھٹ پڑا تو نہ صرف اس کی ذمہ داری امن و امان کے ان "پرجوش" حامیوں پر ہوگی، بلکہ اس کی تباہ کاریوں سے وہ خود بھی ان کے لپیٹ میں آئے بغیر نہیں رہے گا! ــــ لیکن اس وقت حالت یہ ہے کہ گویا ہماری

ان سطور کو فرقہ وارانہ اختلافات پر مشتمل مواد کا نام دے دیا گیا تو اسلام کی علمبردار اس حکومت کے دور میں اسے ہم اپنی خوش فہمی ہی خیال کریں گے، اگرچہ ان سطور کو احاطۂ تحریر میں لانے کا مقصود امن و امان کی بحالی کی اصل تدبیر ہی تو ہے! وما علینا الا البلاغ!

(اکرام اللہ ساجد)

بقیہ تاریخ و سیر:

والقضاء کے بھی مدیر ہیں، یہ ادارے [illegible] میں آپ کی زیر سرپرستی شاندار علمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ بالخصوص المعہد العالی، جہاں عربی مدارس کے فارغ التحصیل اور جدید قانون سے واقفیت رکھنے والے حضرات قانون و شریعت کی تعلیم حاصل کرتے ہیں، اپنی نوعیت کا ایک مثالی اور انقلابی ادارہ ہے۔ آپ کا ماہنامہ محدّث علمی دنیا کا ایک ممتاز جریدہ ہے جبکہ ادارہ محدّث کے تحت کئی تحقیقی تصنیفات و تالیفات منظر عام پر آچکی ہیں۔

بقیہ فکرِ آخرت:

سو یہ ہے فکرِ آخرت کے معاملہ میں اس جماعت کا عمل ——— اقوال و اقرار وہ ہیں۔ اور اعمال یہ۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کر لیجئے کہ ان حضرات کا حیاتِ آخرت پر ایمان کس نوعیت کا ہے!

فاعتبروا یا اولی الابصار!